## سوال

ایک عورت کی شادی بیس برس قبل ہوئی اور پہلا حمل ساقط کروانے کے بعد حمل کے خوف سے مانع حمل گولیاں استعمال کرتی رہی، لیکن پھر بھی اسے حمل ہوتا رہا اور آپریشن کے ساتھ تین بچے پیدا ہوئے، اور آخری بچے کے بعد لیڈی ڈاکٹر گئی تاکہ بالکل ہی ختم کرواسکے، اور بالفعل اس نے انجیکشن لگایا اور وہ بانجھ ہوگئی، لیکن اب وہ اپنے اس فعل پر نادم ہے کیا اس پر کچھ لازم آتا ہے، اور اس کے خاوند کو بھی اس کا علم ہے، توبہ کرنے کے علاوہ اس عورت پر کیا کرنا لازم ہے؟

## جواب

الحمد للہ

شریعت مطہرہ نے اولاد پیدا کرنے اور کثرت نسل کی ترغیب دلائی ہے، حتی کہ اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم پر یہ بطور احسان ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اور تم یاد کرو جب تم قلیل تھے تو اللہ عزوجل نے تمہیں کثرت دی الاعراف (86).

اور معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم ایسی عورت سے شادی کرو جو بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ ساری امتوں پر فخر کروں گا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

مکمل طور پر نسل کشی یعنی بچے بند کرانے کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

ضرورت کی بنا پر ایسا کیا جائے، مثلا کسی ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر کی رپورٹ سے ثابت ہو کہ عورت کی زندگی کے لیے حمل خطرہ ہے، اور اس کا علاج بھی نہیں ہو سکتا، جس کی بنا پر اور خطرہ سے اجتناب کے لیے مکمل طور پر اسے ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا جائے تو اس وقت نسل بند کرانی جائز ہے

دوسری حالت:

کوئی ضرورت نہ ہو، ایسی حالت میں بلاشک وشبہ نسل بند کرانا ایک بڑا جرم اور عظیم گناہ ہے، کیونکہ بغیر کسی سبب کے اللہ کی مخلوق پر زیادتی ہے، اور نسل کو بند کرنے کا باعث بنتا ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی ہے، اور اولاد کی نعمت کی ناشکری ہے جو کہ مخلوق پر اللہ کی عظیم نعمت شمار ہوتی ہے

الانصاف میں درج ہے:

"الفائق میں قول ہے: "حمل کو ختم کرنے والی چیز کا استعمال جائز نہیں"

دیکھیں: الانصاف (383/1).

اوراسلامی فقہ اکیڈمی میں درج ہے :

مرداور عورت میں بچہ پیدا کرنے کی قدرت کو ختم کرنا حرام ہے ، جو بانجھ کے نام سے پہچانا جاتا ہے ، جب تک اس کی کوئی ضرورت نہ ہواور شرعی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے جائز ہو گا کچھ دیر کے لیے حمل میں بطور وقفہ یا پھر کچھ مدت کے لیے حمل کو روکنا جائز جب شرعی طور پر اس کی ضرورت پیش آئے اور خاوند و بیوی کی مشاورت و رضامندی سے ہو لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی ضرر و نقصان نہ ہوتا ہو ، اور پھر کسی شرعی ذریعہ اور وسیلہ سے کیا جائے ، اور ٹھرے ہوئے حمل پر کوئی زیادتی نہ ہو" انتھی

دیکھیں : مجمع الفقہ الاسلامی قرار نمبر (39) (5/1).

اس بنا پر اگر تو آپ نے نسل کشی اور نص بندی اس لیے کرائی کہ اس کی ضرورت تھی اور اوپر جو بیان ہوا ہے اس کے مطابق تھی تو آپ پر کچھ لازم نہیں

لیکن اگر بغیر ضرورت کے تھی تو ایک حرام کام کا ارتکاب ہوا ہے ، اس لیے آپ کو سچی توبہ کرنا ہوگی ، اور فوری طور پر اس طرح کی ادویات اور انجیکشن وغیرہ لینے سے رکنا ہوگا ، اور اگر اس کو بغیر کسی ضرر کے ختم کرایا جا سکتا ہے یعنی وہ نص بندی ختم کرا کر بچے پیدا کرنے کی صلاحیت واپس لائی جا سکتی ہے تو ایسا کرنا واجب ہے

**واللہ اعلم .**